سورة الكهف

آیات ۱ - ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ
لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ ﴿۲﴾ مّٰكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ ﴿۳﴾ وَّ
يُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ ﴿۴﴾ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ
اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ
اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا
صَعِيۡدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى
الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبۡنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمۡ فِى
الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع

سُوْرَةُ الْكَهْف

- نام - سُوْرَةُ الْكَهْف- (The Cave)، جس کے معنی غار کے ہیں ۔ سورت کی نویں آیت میں الْكَهْف کا لفظ آیا ہے، یہ نام اسی سے ماخوذ ہے۔یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں الکھف کا لفظ آیا ہے اور اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔
- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 110 ہے اور اس میں 12 رکوع ہیں
- زمانۂ نزول — سورۃ بنی اسرائیل کی طرح یہ سورۃ بھی آپ ﷺ کی مکی زندگی کے اس دور میں نازل ہوئی ہے جب حق و باطل کی کشمکش اپنے آخری مرحلے میں داخل ہوچکی ہے، یہ آپ ﷺ کی مکی زندگی کا تیسرا دور تھا جو 5 سنِ نبوی کے آغاز سے شروع ہو کر 10 سنِ نبوی تک ہے۔
- اس دور میں بیشتر مسلمانوں کے لیے مکہ کی سرزمین پر رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ خاص طور پر مسلمانوں کا وہ طبقہ جو غرباء سے تعلق رکھتا تھا اور جن کی پشت پناہی کرنے والا کوئی نہ تھا ان کے لیے تو اس شہر کی فضا میں سانس لینا بھی مشکل بنا دیا گیا تھا۔اب ان کے لیے ایک ہی راستہ تھا کہ وہ اس شہر کو چھوڑ دیں اور ایک ایسی جگہ ڈھونڈیں جہاں وہ آزادی سے اللہ تعالیٰ کا نام لے سکیں۔
- ان حالات میں مسلمانوں کو اس سورت میں رہنمائی دی گئی کہ اگر تمہارے ایمان کی وجہ سے لوگ تمہیں برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں، تو یہ دنیا کا پہلا واقعہ نہیں۔جب بھی دنیا میں حق آیا ہے تو اہل باطل نے حق کو قبول کرنے والوں کے لیے ہمیشہ جینا مشکل بنایا ہے۔جب ایمان والوں کے لیے ایمان بچانا مشکل ہو گیا تو انہوں نے گھر بار، رشتوں، مال اولاد پر ایمان کو ترجیح دی اور اس سرزمین سے ہجرت کر گئے

سُوْرَةُ الْكَهْف

- سورت الکهف کی فضیلت: سورت کی فضیلت میں متعدد احادیثِ صحیحہ مروی ہیں (کسی بھی دوسری سورت سے زیادہ) — جو صحیح مسلم، سنن الترمذی، سنن ابوداؤد، مستدرک، مسند احمد، سنن النسائی اور شعب الایمان میں کئی صحابہ سے نقل ہوتی ہیں:
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ - ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کی رات سورۃ الکھف پڑھی اس کے اور بیت اللہ کے درمیان نور کی روشنی ہو جاتی ہے (شعب الإيمان للبيهقي، سنن دارمی، صححه الشيخ الألباني)
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ -ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اسے کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے (شعب الإيمان للبيهقي، حاكم، صححه الشيخ الألباني)
- عَنْ ابن عمر رضي الله عنهما قال، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نُورٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ يُضِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَغُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ - ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اس کے قدموں کے نیچے سے لیکر آسمان تک نور پیدا ہوتا ہے جو قیامت کے دن اس کے لیے روشن ہو گا اور اس دونوں جمعوں کے درمیان والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (الترغيب والترهيب)
- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ,أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وفي رواية ، من آخر سورة الكهف- ابو الدرداءِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا لیا جائے گا۔ ایک دوسری روایت میں آخری دس آیات کا ذکر ہے (صحيح مسلم)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

- **سورت الکھف کی فضیلت :**
- روح المعانی نے ویلمی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الکھف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی اور ۷۰ ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے جس سے اس کی عظمت شان ظاہر ہوتی ہے۔
- فمَن أَدْرَكَهُ مِنكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عليه فَوَاتِحَ سُورَةِ الكَهْفِ، فإنَّها جِوارُكم مِن فِتنتِه (أبو داود) تم میں سے جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیے کہ وہ سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے اس لیے کہ یہ دجال کے فتنے سے پناہ دینے والی سورت ہے
- یہ سورۃ مشرکین مکہ کے تین سوالات کے جواب میں نازل ہوئی ہے جو انھوں نے نبی ﷺ کا امتحان لینے کے لیے اہل کتاب کے مشورے سے آپ کے سامنے پیش کیے تھے: اصحاب کہف کون تھے؟ قصہ خضر (علیہ السلام) کی حقیقت کیا ہے؟ اور ذوالقرنین کا کیا قصہ ہے؟
- یہ تینوں قصے عیسائیوں اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق تھے۔ حجاز میں ان کا کوئی چرچا نہ تھا۔ اسی لیے اہل کتاب نے امتحان کی غرض سے ان کا انتخاب کیا تھا تا کہ یہ بات کھل جائے کہ واقعی محمد ﷺ کے پاس کوئی غیبی ذریعہ علم ہے یا نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کہ اپنے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے سوالات کا پورا جواب دیا، بلکہ ان کے اپنے پوچھے ہوئے تینوں قصوں کو پوری طرح اس صورت حال پر چسپاں بھی کر دیا جو اس وقت مکہ میں کفر و اسلام کے درمیان درپیش تھی
- سورت کے متعلق احادیث مبارکہ پر غور کریں تو یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ اس سورت میں دجال اور دجالی فتنوں کی نشاندہی اور ان سے حفاظت کا سامان بھی اس سورت میں موجود ہے

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

○ سورت الکھف کا پچھلی سورت سورۃ بنی اسرائیل سے ربط:

⇦ سورۃ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل پر آنے والے فتنوں، ان کی نافرمانی و سرکشی اور دنیا میں ان کے انجام کا ذکر ہے۔ جبکہ سورۃ کہف میں عمومی طور پر دنیا میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر ہے، جو ہر انسان کو پیش آ سکتے ہیں (ایمان کی آزمائش، مال و دولت کی آزمائش، علم کی آزمائش اور اقتدار کی آزمائش)

⇦ سورۃ بنی اسرائیل میں قرآن کو "ہدایت" اور "شفا" قرار دیا گیا ہے اور یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو تورات کے ذریعے راہ دکھائی، مگر وہ بار بار گمراہ ہوئے۔
سورۃ کہف میں قرآن کو کسی کجی سے پاک ایک سیدھی کتاب قرار دیا گیا جو ہدایت کا کامل سامان رکھتی ہے

⇦ دونوں سورتوں میں قرآن کی صداقت اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت کو بار بار دہرایا گیا ہے۔

⇦ سورۃ بنی اسرائیل میں واضح کیا گیا کہ یہ دنیا عارضی ہے اور آخرت ہی اصل زندگی ہے۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، وہ خسارے میں رہیں گے۔ سورۃ کہف کے چاروں قصوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی نتیجے سے مربوط کیا گیا ہے

⇦ سورۃ بنی اسرائیل میں معراج کا ذکر ہے جو نبی کریم ﷺ کے ایک خاص معجزاتی سفر اور مشاہدے کا بیان ہے۔
سورۃ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک صاحبِ حکمت بندے (خضرؑ) کے ساتھ ایک خاص سفر کا ذکر جو حکمتِ الٰہی کے بعض پوشیدہ معارف ان کو سکھاتا ہے

⇦ دونوں سورتوں کا مقصد — انسان کو ہدایت کی راہ بتانا، اس دنیا کی حقیقت بتانا، اور ان کے ایمان کو مضبوط کرنا ہے

سُوْرَةُ الْكَہْف

سورت کے مضامین اور مرکزی مضمون پر غور وتدبّر

سورت کے مضامین اور مرکزی مضمون

کائنات کے دو نظریئے:

① اس کائنات میں نتائج ہمیشہ اسباب سے وجود میں آتے ہیں (Law of Cause and Effect)

- بغیر اسباب کے نتائج یا مسببات کو وجود میں نہیں لایا جاسکتا
- اسباب و نتائج کے درمیان کوئی تیسری طاقت کارفرما نہیں

اس کے نتائج

⇦ انسان ظاہری اسباب میں پھنس کے رہ گیا

⇦ ظاہری اشیاء، اسباب و وسائل کے علاوہ ہر چیز کا انکار کیا

⇦ اللہ، اسکی کی حاکمیت، حشر نشر، اور غیب کی ہر چیز کا انکار

② طبعی اسباب، قدرتی طاقتوں، اشیاء کی خاصیتوں سے ماوراء اور بالاتر ایک غیبی قوت ہے

The Divine Power Beyond Natural Causes and Forces

- اسی کے ہاتھ اسباب و علل کی باگ ڈور ہے
- تمام اسباب اس کے ارادو مشیت اور حکم واشارہ کے تابع

اس کے نتائج

⇦ یہ نظریہ ایمان، عمل صالح، اخلاقِ عالیہ، کائنات کے رب کی اطاعت، عبادت، عدل وانصاف، رحمت و محبت پیدا کرتا ہے

سورت کے مضامین اور مرکزی مضمون

- سورت کہف سورۃ کہف ان دو متضاد نظریوں، دو عقیدوں اور دو قسم کی نفسیات کی کہانی ہے
- ایک مادیت اور مادی چیزوں پہ عقیدہ
- دوسرے ایمان باللہ، ایمان بالغیب اور انکے نتیجے میں پیدا ہونے والے عقائد، اعمال، اخلاق اور نتائج و آثار

☞ اس سورۃ میں پہلے نظریے کو اختیار کرنے کے خلاف آگہی دی گئی جو صرف مادے اور اسکے مظاہر پر یقین رکھتا ہے

موضوع کے حوالے سے اس سورۃ کے اہم الفاظ Key words

15

- ایمان (اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ) 9
- کفر (أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) 6
- زینت (زِيْنَةُ) 3
- دنیاوی زندگی (الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) 4
- مال و اولاد (اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ) 3
- نیک اعمال (وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتِ) 4
- سبب / اسباب (وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا) 4

سورت کا موضوع (سورۃ کے اہم الفاظ)

⇦ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝۷

واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سروسامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے

⇦ اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ اَمَلًا ۝۴۶

یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش (زینت) ہے اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں

⇦ قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ؕ ۝۱۰۳

- اے نبی ﷺ ! ان سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں

⇦ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ۝۱۰۴

وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ۝۱۰۵

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا (ملاقاتِ رب کا انکار کیا) اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے

سورت کاموضوع

سورت میں تکرار کے ساتھ استعمال ہونے اہم الفاظ

ایمان، کفر (انکار)، دنیا کی زندگی، دنیا کی زینت، مال اولاد، ذرائع- سروسامان- اسباب، رب کے حضور پیشی (آخرت)

ایمان، نیک اعمال، اجر، رب کے حضور پیشی (آخرت)

ایمان و مادیت کی کشمکش

ایمان کا انکار (کفر) دنیا کی زندگی، زینت، مال اولاد، ذرائع، اسباب سروسامان

ایمان ⟷ مادیت

سورت کے سب واقعات، حکایات، اشارات، تماثیل اور مواعظ بالواسطہ یا بلاواسطہ انہی معانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں

سُوْرَةُ الْكَهْف

عہد آخر کے فتنوں سے سورت کہف کا تعلق:

- عہدِ آخر کے فتنوں کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ (احادیث کی رو سے)

دجال (False Messiah/Antichrist)

1. ایک معین کردار بھی (احادیث مبارکہ کے مطابق) ۔اور
2. دجل وفریب اور جھوٹ کی دعوت کے علمبرداروں پر بھی اس کا اطلاق

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ – البخاري ومسلم والترمذي وأبو داود ، – نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہو لیں۔ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہو گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔

3. دجال کے مکر وفریب کو پروان چڑھانے والا نظام بھی

حدیث میں اس سورت کی دجال کے فتنے سے حفاظت کی بڑی فضیلت آئی ہے جو آخری زمانے میں نکلے گا (جیسے اصحاب کہف کی اس ظالم بادشاہ سے نجات ہوئی)

اسکی وجہ وہ عجیب معاملات اور نشانیاں ہیں جو اس سورۃ میں پوشیدہ ہیں

جو اس میں تدبر سے کام لے گا وہ کسی فتنہ میں گرفتار نہ ہو گا میرے نزدیک اسکا یہ وصف کسی ایسی خاصیت اور تاثیر کی وجہ سے جس سے رسول اللہ ﷺ واقف تھے۔ (مجمع بحار انوار از علامہ محمد طاہر پٹنی- متوفی ۹۸۶ھ)

سُوْرَةُ الْكَهْف

عہد آخر کے فتنوں سے سورت کہف کا تعلق:

اس سورۃ میں ایسی رہنمائی موجود ہے جو ...

- جو ہر دور میں، ہر جگہ دجال، دجالی فتنوں اور دجالی نظام کو نامزد کر سکتی ہے
- اس بنیاد سے آگاہ کر سکتی ہے جس پر دجالی فتنہ اور اسکی دعوت و تحریک قائم ہے
- یہ سورۃ دجالی نظام کے علمبرداروں، انکے طرزِ فکر اور نظامِ زندگی کی بڑی وضاحت اور قوت کے ساتھ نفی کرتی ہے
- دنیا کی ظاہری چمک دمک، اسکی مال و متاع، اسکے مادی وسائل، اسکے اسباب و ذرائع
- میں کھو جانا سب سے بڑا دجل، دھوکہ و فریب ہے
- مذہب بیزار، آخرت سے بے پرواہ، روحانیت سے منکر
- اخلاق سے عاری خالصتاً مادیت پرست، جھوٹ پہ مبنی، سود میں گندھا ہوا نظام ہی دجالی نظام ہے

دجالی نظام

- صہیونیت، سود خور بینکرز، ملٹی نیشنل کمپنیاں اور بے کردار کرپٹ حکمران اس کے شراکت دار (Partners) ہیں
- بے لگام، اخلاقی حدود و قیود سے عاری میڈیا اسکا ہتھیار
- ایمان اور آخرت کی فکر کی بیخ کنی اسکا ہدف
- نت نئی ایجادات اسکی کشش Attractions
- اخلاق اور خاندانی نظام کی تباہی اسکے اعلیٰ اہداف High Targets

دجالی نظام کے خوشنما مظاہر (slogans)

← حریت	← فلاحی ریاست	← مساویانہ حقوق (مرد وزن)
← جمہوریت	← سیکولرزم	← تحریک حقوق نسواں Feminist movement
← اشتراکیت	← انسانی حقوق Human Rights	← ہم جنس پرستی Same Sex marriages
← معیار زندگی کی بلندی	← فنون لطیفہ Fine Arts	← فرائڈ اور ڈارونزم Darwinism & Freud Theories
← معاشی خوشحالی	← قانون و دستور	

دجالی نظام

- موجودہ دجالی تہذیب و تمدن ۱۷ویں صدی میں پیدا ہوا
- ۳ صدیوں تک پروان چڑھتا رہا
- بیسویں صدی میں پک کر تیار ہو گیا
- اکسویں صدی میں اپنے نقطہء عروج کو
- اپنے رہبرِ اعظم (دجالِ اعظم) کی راہ دیکھ رہا ہے
- اسکی آمد کا سٹیج تیار ہو چکا ہے

معاشی، سیاسی اور سماجی طور سے پوری دنیا اس ابلیسی دجالی نظام کی لپیٹ میں ہے

عالمِ اسلام اسکا خاص ہدف

ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس امت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو (ابلیس)

دجالی نظام

سورة کہف اور دجالی تہذیب

- نبوت ، آخرت ، غیب ، خالقِ کائنات ، اسکی قدرتِ کاملہ پر ایمان :

  سے انحراف دجالی تہذیب کا خاصہ

- مادیت ، مادی اسباب ، ظاہری حواس پر بھروسہ ، جسمانی لذت ، فوری منفعت ، ظاہری عروج و غلبہ
- انہی نکات پر سورة کہف میں زیادہ زور دیا گیا ہے
- سب واقعات اسی نکتہ سے وابستہ ہیں

سُوْرَةُ الْكَهْف

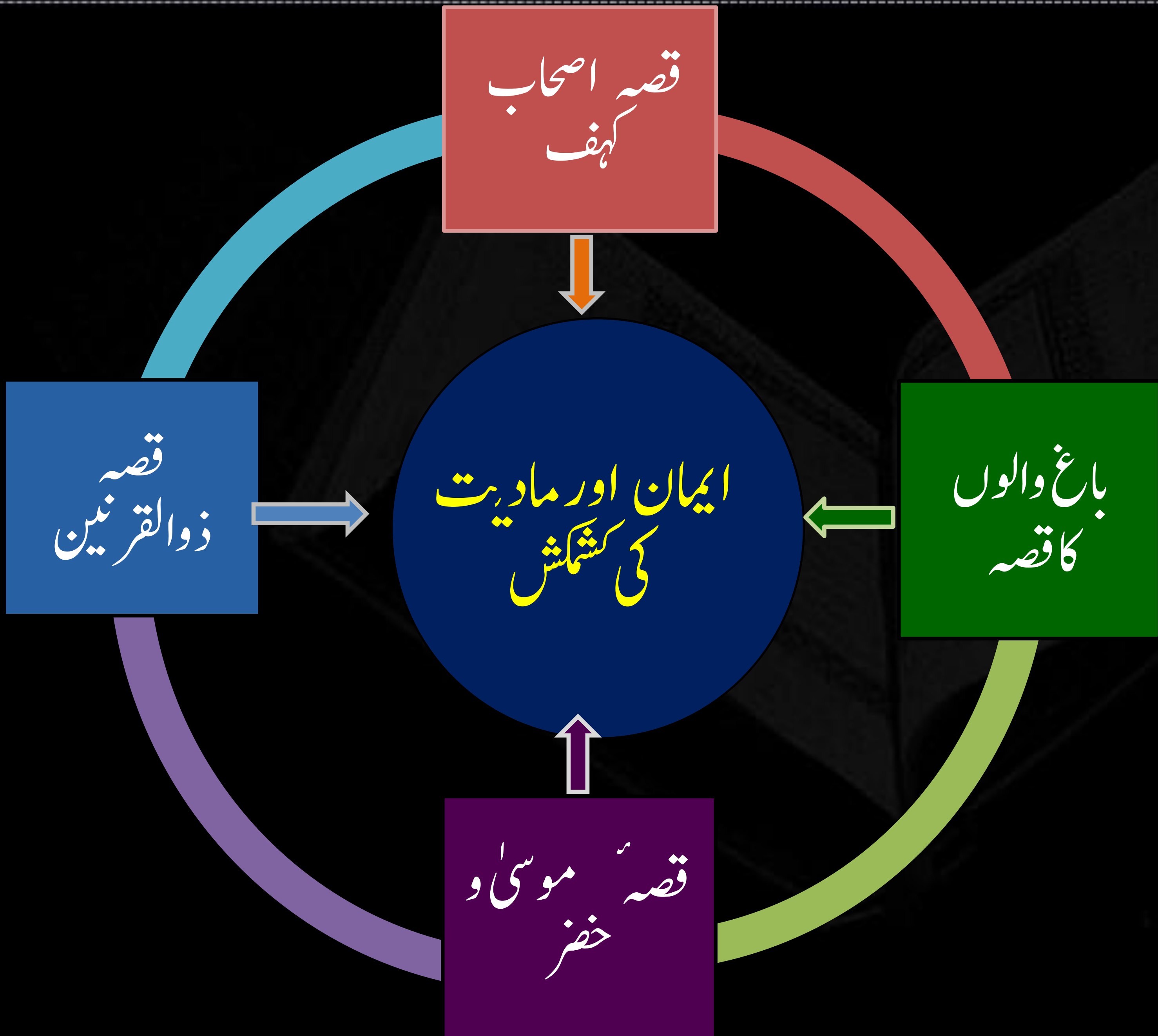

- چار سنگ میل یا چار ستون
- سیاق و سباق اور اسلوب و بیان کے اعتبار سے مختلف قصے
- مقصد اور روح کے اعتبار سے ایک

سُوْرَۃُ الْکَھْف

مکیة

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تا کہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ﷺ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریم ﷺ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی۔ انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110

اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر ﷺ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ ۝ۜ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ ۝۲

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ - سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے

اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ - جس نے نازل فرمائی اپنے بندے پر یہ کتاب

وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا - نہیں رکھی اس میں کوئی کجی

عَوِجَ یَعوَجُ ، عَوَجًا وعِوَجًا ٹیڑھا ہونا، جھکا ہونا | عِوَج : کجی، ٹیڑھ

قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ - ٹھیک سیدھی بات (والی کتاب) تاکہ وہ خبردار کرے

قَیِّما: درست کرنے والا (مستقیم، نگران، محافظ)

اَنْذَرَ یُنْذِرُ ، اِنْذَارٌ: خبردار کرنا (۱۷)

بَاۡسًا شَدِیۡدًا - (لوگوں کو) سخت عذاب سے

بَاْسًا : آفت، عذاب، لڑائی

مِّنۡ لَّدُنۡہُ - (جو) اس (اللہ) کے پاس سے ہے

لَدُنْ : پاس (ظرف مکان)

وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ - اور وہ خوشخبری دے ایمان والوں کو

بَشَّرَ یُبَشِّرُ ، تَبْشِیْرًا: خوشخبری دینا (۱۱)

الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ - جو نیک عمل کرتے ہیں

اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا - یقیناً ان کے لیے ہے اجر بہت اچھا

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۤ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا - رہنے والے ہوتے ہوئے اس میں ہمیشہ

مَكَثَ يَمْكُثُ ، مَكْثٌ : رہ جانا، ٹھہر جانا

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ - اور (تاکہ) وہ ڈرائے (ان لوگوں کو) جنہوں نے

اَنْذَرَ يُنْذِرُ ، اِنْذَارٌ : ڈرانا (IV)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا - کہا (کہ) اللہ نے بنا یا ہے بیٹا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : بنانا (VIII)

وَلَد : بیٹا، اولاد

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ - نہیں ہے انکو اس کا کوئی علم

وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ - اور نہ انکے باپ دادا کو

اٰبَاء : باپ، دادا (آباؤاجداد)

كَبُرَتْ كَلِمَةً - بہت بڑی بات ہے

كَبُرَ يَكْبُرُ ، كِبْرًا وَ كُبْرًا : بڑا سخت ہونا، قابل نفرت ہونا

كَبُرَتْ : مؤنث کا صیغہ

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ - (جو) نکلتی ہے ان کے مونھوں سے

اَفْوَاه : فَمٌ کی جمع (منہ)

فَمٌ ، یہ اصل میں فَوْهٌ تھا، ہ ، کو گرا کر واؤ کو میم سے بدل دیا گیا

اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا - نہیں کہتے وہ مگر ایک جھوٹ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ۜ ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ ﴿۲﴾ مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ ﴿۳﴾ وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ ﴿۴﴾ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ
كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾

تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی ٹھیک ٹھیک سیدھی بات کہنے والی کتاب، تاکہ وہ لوگوں کو خدا کے سخت عذاب سے خبردار کر دے، اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دیدے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور اُن لوگوں کو ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے اس بات کا نہ اُنہیں کوئی علم ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ محض جھوٹ بکتے ہیں

Praise be to Allah Who has revealed to His servant the Book devoid of all crookedness; an unerringly Straight Book, meant to warn of a stern punishment from Allah, and to proclaim, to those who believe and work righteous deeds, the tiding that theirs shall be a good reward wherein they shall abide for ever; and also to warn those who say: "Allah has taken to Himself a son, a thing about which they have no knowledge, neither they nor their ancestors. Dreadful is the word that comes out of their mouths. What they utter is merely a lie.

محمد اقبال

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ۜ ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ ﴿۲﴾

رہنمائی کا سرچشمہ قرآن وسنت ہیں

- سورۃ بنی اسرائیل جس مضمون پر ختم ہوئی تھی اسی مضمون سے اس سورۃ کا آغاز فرمایا۔ قرآن کی صورت میں جو نعمت عظمی اہل عرب پر نازل ہوئی تھی یہ اس کے حق کا اظہار ہے کہ یہ نعمت شکر کی موجب ہونی چاہیے نہ کہ کفر کی۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس کی ناقدری کریں اور اس کی تکذیب کے لیے نت نئے بہانے تلاش کریں
- پہلی ہی آیت کریمہ میں ان دو بنیادی وسائل کا ذکر فرمایا گیا ہے جو انسانی ہدایت کا سرچشمہ ہیں اور جن کے ذریعے انسان کو انسانیت نصیب ہوتی ہے، یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کا رسول (ﷺ)
- پھر ان وسائل کی قدر افزائی اور ہمارے دلوں میں اس کی عظمت اتارنے کے لیے اپنی حمد اور اپنا شکرادا کرنے کی ترغیب دی گئ ہے کہ اس ذات شکرادا کریں جس ہدایت کے یہ ذریعے بھیجے۔
- قرآن ہمیں اصول دیتا ہے اور رسول کریم (ﷺ) کی ذات گرامی ہمیں ان کے انطباق کی تعلیم دیتی ہے۔ قرآن متن ہے آپ (ﷺ) اس کی شرح ہیں۔ قرآن قول ہے اور حضور (ﷺ) کی زندگی اس کا عمل ہے۔ قرآن ایک تھیوری ہے اور آنحضرت (ﷺ) کی ذات اس کا پریکٹیکل ورک ہے۔ قرآن کریم خاموش ہدایت ہے اور آنحضرت (ﷺ) کی زندگی بولتی ہوئی ہدایت اور قرآن ناطق ہے۔ دونوں مل کر وہ دستور اور قانون مہیا کرتے ہیں جسے ہم اسلامی شریعت اور اسلامی آداب کہتے ہیں۔ ان دونوں پر چونکہ انسانی زندگی کا دارومدار ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ انسانوں کی دنیا اور آخرت کا دارومدار ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِهِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاکِثِیۡنَ فِیۡهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

یہ کتاب ہر نقص اور کمزوری سے پاک ہے

- اس کتاب میں کوئی ٹیڑھ نہیں، نہ اس کے الفاظ میں کجی ہے نہ معنی میں۔ نہ اس کے بیان میں لکنت ہے نہ اس کے ابلاغ میں نقص۔ اس کا پیش کردہ نظام ہر اختلاف سے پاک، ہر نارسائی سے مبرا اور ہر ناکامی سے پاک ہے
- جب بھی اسے روبہ عمل لایا گیا زندگیوں میں انقلاب آگیا، فضا میں بہار آ گئی، ہر چیز کی پیداوار بڑھ گئی، زمین سونا اگلنے لگی، نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں، دولت مند دولت کے امین بن گئے اور غریب لوگ بے نیاز اور خوددار ہوگئے۔ غرضیکہ لفظی، معنوی اور عملی تینوں اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب ہر نقص اور کمزوری سے پاک ہے اور ہر الجھن سے محفوظ ہے۔

نزول قرآن کا مقصد

- قرآن کے نزول کا بنیادی مقصد منکرین کو انذار (خبردار کرنا) اور مومنین کو بشارت (خوشخبری دینا) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اس لیے نازل فرمائی تاکہ انکار کرنے والوں کو ان کے انجام سے آگاہ کیا جائے اور جو ایمان لائیں، انہیں اچھے نتائج کی نوید دی جائے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا میں ہر طرف فساد پھیل چکا تھا، حتیٰ کہ خود خانہ کعبہ بھی بت پرستی کا مرکز بن چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے نازل فرمایا تاکہ نبی کریم ﷺ اہلِ مکہ اور باقی دنیا کو اللہ کے عذاب سے خبردار کریں، جو ہمیشہ انکار کرنے والی قوموں پر آیا کرتا ہے۔ انذار (ڈر سنانا) اور تبشیر (خوشخبری دینا) کی ترتیب حالات کے مطابق اپنائی جاتی ہے، کیونکہ کچھ لوگ خوف کے ذریعے راہِ راست پر آتے ہیں، جبکہ بعض کو ترغیب کے ذریعے اصلاح کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔
- لفظ " بَاْسًا " جو کہ شدید سختی، آفت اور جنگ کے لیے آتا ہے بعض نے اس سے " دجال کا فتنہ " مراد لیا ہے

وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ ﴿٤﴾ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾

عیسائیوں کے غلط عقیدہ کی زور دار نفی

- ان آیات میں عیسائیوں کے اس عقیدہ کی زور دار نفی کی گئی کہ حضرت عیسی اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ عقیدہ ایک ایسی گستاخی ہے جو اللہ کی ذات سے انتہائی سفلی کمزوریاں وابستہ کر دیتا ہے۔اس عقیدہ کی نا معقولیت نے عیسائیوں کے سوچنے سمجھنے والے لوگوں کو مذہب سے بیزار کر دیا اور وہ دنیاداری اور مادہ پرستی کی آخری حد پر پہنچ گئے۔ نبی اکرم اس عقیدہ کے حوالے سے نہایت متفکر اور غمگین تھے کیونکہ انہیں احساس تھا کہ اس عقیدہ کے انتہائی گمراہ کن اثرات ظاہر ہو کر رہیں گے (اور ایسا ہی ہوا)
- دور حاضر کی دجالیت کی اصل جڑ موجودہ مسیحیت ہے جس کی بنیاد تثلیث پر رکھی گئی ہے جو کہ اصلاً Paulism/Pauline Christianity ہے۔اس میں سب سے پہلے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا قرار دیا گیا۔ پھر اس میں کفارے کا عقیدہ شامل کیا گیا کہ جو کوئی بھی حضرت مسیح پر ایمان لائے گا اسے تمام گناہوں سے پیشگی معافی مل جائے گی۔اس کے بعد شریعت کو ساقط کرکے اس سلسلے میں تمام اختیارات پوپ کو دے دیے گئے کہ وہ جس چیز کو چاہے حلال قرار دے اور جس کو چاہے حرام
- یورپ میں مذہبی تحریفات کے باعث عام لوگ "مذہب" سے متنفر ہو گئے۔ سپین میں مسلمانوں کے زیر اثر جدید علوم کے فروغ سے فرانس، اٹلی، اور جرمنی کے نوجوان قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ واپسی پر ان کی نئ فکر نے اصلاح مذہب(Reformation) اور احیائے علوم (Renaissance) کی تحریکات کو جنم دیا۔ جدید علوم کی رغبت کے ساتھ ساتھ مذہب مخالف جذبات بھی تحریک میں شامل ہو گئے۔ نتیجتاً، مذہب سے بیزاری، روحانیت سے لا تعلّقی، آخرت سے انکار اور خدا سے بیگانگی جیسے خیالات یورپی معاشرے میں راسخ ہو گئے اور مستقلاً جڑ پکڑ گئ، جو عیسائیت میں تحریفات کا رد عمل تھا۔آیت میں ایسے لوگوں کی طرف اشارہ ہے جنھوں نے مسیح کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔کا بیٹا ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ۝٨

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ - تو شاید اے نبیؐ ! آپ ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں اپنی جان کو

لَعَلَّ : امید یا خوف کے لیے آتا ہے

بَخَعَ یَبۡخَعُ ، بَخۡعًا : ہلاک کرنا (شدتِ غم، افسوس یا حسرت کی وجہ سے)

بَاخِعٌ : یہ "بَخَعَ" کا اسم فاعل ہے، یعنی وہ شخص جو خود کو ہلاکت یا شدید افسوس میں مبتلا کر رہا ہو

عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا - ان کے پیچھے اگر نہ وہ ایمان لائیں

اٰثَار : پیچھے، قدموں کے نشان، آثار، نشان

بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا - اس بات پر افسوس کرتے ہوئے

حَدِیۡث : بات

اَسَفًا : غم، رنج، ملال، دکھ

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ - بیشک ہم نے بنایا (اسے) جو زمین پر ہے

زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ - اس کے لیے زینت تاکہ ہم آزمائیں انہیں

بَلَا یَبۡلُوۡ ، بَلَآءٌ : آزمانا

اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا - (کہ) ان میں کون زیادہ اچھا ہے عمل میں

اَیٌّ : کون (استفہامیہ)

وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ - اور بیشک ہم ضرور بنانے والے ہیں (اسے)

مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا - جو کچھ اس پر ہے، ایک چٹیل میدان

صَعَدَ : چڑھنا

صَعِید : زمین کا بالائی حصہ

جُرُز : خشک، بنجر، چٹیل زمین

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨

اچھا، تو اے محمدؐ، شاید تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہو اگر یہ اِس تعلیم پر ایمان نہ لائے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سر و سامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ اِن لوگوں کو آزمائیں اِن میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے
آخر کار اِس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں

(O Muhammad), if they do not believe in this Message, you will perhaps torment yourself to death with grief, sorrowing over them.
Surely We have made all that is on the earth an embellishment for it in order to test people as to who of them is better in conduct.
In the ultimate, We shall reduce all that is on the earth to a barren plain.

محمد اقبال

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨

آپ ﷺ کو دلنواز انداز میں تسلی

- یہ آیت کریمہ نبی کریم ﷺ کی دعوت کے معاملے میں شدت احساس کا حال بتا رہی ہے۔ ایک دعوت جو دلیل کے اعتبار سے انتہائی واضح ہو، جس کو پیش کرنے والا دردمندی کی آخری حد پر پہنچ کر اس کو لوگوں کے لیے سنجیدہ غور و فکر کا موضوع بنا دے، پھر بھی لوگ اس کو نہ مانیں تو جو کیفیت ایک دردمند دل داعی کی ہو گی اس کا اظہار ہے یہ
- اپنی اس کیفیت کو نبی (ﷺ) خود ایک حدیث میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ " میری اور تم لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی روشنی کے لیے، مگر پروانے ہیں کہ اس پر ٹوٹے پڑتے ہیں جل جانے کے لیے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ یہ کسی طرح آگ سے بچیں مگر پروانے اس کی ایک نہیں چلنے دیتے۔ ایسا ہی حال میرا ہے کہ میں تمہیں دامن پکڑ پکڑ کر کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑتے ہو "۔ (بخاری و مسلم)
- جیسے جیسے کفار کے رویئے میں شدت آتی جارہی تھی ویسے ویسے آپ (ﷺ) کے غم میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ چنانچہ آپ (ﷺ) کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کے ایمان کے غم سے اس طرح گھلے جارہے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ اس کتاب پر ایمان نہ لائے تو ان کے پیچھے آپ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں گے
- اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ (ﷺ) کو اپنے فرضِ رسالت کی ادائیگی کا احساس کتنا شدید تھا۔ آپ دعوت کے کام کے لیے اپنے رات دن ایک کیے ہوئے تھے۔ لیکن پھر بھی آپ کو یہ غم کھائے جارہا تھا کہ لوگ جو ایمان نہیں لا رہے ہیں تو مبادا اس میں آپ کی کسی کوتاہی کو دخل ہو۔ اس احساس کے باعث آپ کی مشقت اور آپ کے غم دونوں میں برابر اضافہ ہوتا جارہا تھا

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ۝

ایک داعی کے لیے اسباق

1. دعوت میں دردمندی اور خلوص: نبی کریم ﷺ کی دعوت میں جو شدید احساس اور دردمندی تھی، وہ ایک داعی کے لیے نمونہ ہے کہ اسے بھی لوگوں کی ہدایت کے لیے خالص نیت اور سچی ہمدردی کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے

2. صبر اور استقامت : کفار کے سخت رویے کے باوجود، نبی ﷺ نے اپنی دعوت جاری رکھی۔ ایک داعی کو بھی مشکلات، انکار اور مزاحمت کے باوجود ثابت قدم رہنا چاہیے

3. دعوت میں دلیل اور وضاحت : نبی ﷺ نے اپنے پیغام کو نہایت واضح انداز میں پیش کیا۔ اسی طرح ایک داعی کو چاہیے کہ وہ اپنے پیغام کو مدلل اور عام فہم انداز میں لوگوں تک پہنچائے

4. نتائج کا غم ضرور، لیکن مایوسی نہیں : نبی ﷺ کا اپنی امت کے لیے غمگیں ہونا فطری تھا، لیکن اللہ نے انہیں تسلی دی کہ ہدایت دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے، لیکن اگر لوگ نہ مانیں تو وہ مایوس اور غمزدہ نہ ہوں

5. دعوت کے کام میں توازن: نبی ﷺ کی محنت بے مثال تھی، لیکن اللہ نے انہیں حد سے زیادہ غم کرنے سے روکا۔ داعی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی صحت، زندگی اور جذبات کا خیال رکھے اور اپنی محنت میں اعتدال رکھے

سُوْرَةُ الْكَهْف

رکوع 1 (آیات 1 تا 8)

- قرآنِ کریم کی عظمت اور کمال کا بیان —اس میں معمولی سی کجی، نقص اور انحراف بھی نہیں
- ہدایت کے اس سرچشمے کو نازل کرنے والی ہستی کی حمد و ثنا لازم ہے
- قرآن اور اس کی تعلیمات انسانی معاشرہ کو مستحکم کرنے اور اس کی قیادت کرنے کے لیے ہے
- انذار اور تبشیر، پیغمبر (ﷺ) کی شان اور ذمہ داری ہے
- انذار (خبر دار کرنا) اور تبشیر (خوشخبری دینا) ، پیغمبر (ﷺ) کی شان اور ذمہ داری ہے (انسان کی تربیت اور ہدایت میں خوف اور امید دلانے کا ساتھ ساتھ ہونا بہت ضروری امر ہے
- اللہ تعالیٰ کے بارے میں بیٹا /اولاد رکھنے کا عقیدہ ایک غلط خیال ہونے کے ساتھ ساتھ شدید عذاب کا بھی موجب
- اللہ تعالیٰ کی اولاد کے بارے میں عقیدہ ایک جاہلانہ عقیدہ جو معمولی سی علمی دلیل سے بھی خالی اور اندھی تقلید ہے
- نبی اکرم ﷺ کو تسلی کہ اگر کفار ایمان نہیں لاتے تو آپ زیادہ رنج و غم نہ کریں اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں